International Journal for Multidisciplinary Research (IJFMR)

E-ISSN: 2582-2160 • Website: www.ijfmr.com • Email: editor@ijfmr.com

سیکھنے کے عمل میں بصری اکتسابی حکمت عملیوں کی اہمیت۔ایک مطالعہ

ہاجرہ سلطانہ / Hajera Sultana

ریسرچ اسکالر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد / Research Scholar, Maulana Azad National Urdu University

سیکھنا(اکتساب)انسان کی پیدائشی فطرت ہے۔پیدائش کے کچھ ماہ کے بعد ہی بچہ جن لوگوں کے ربط میں آتا ہے ان کی سرگرمیوں کی تقلید کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تھوڑا بڑا ہونے پر بچہ جو کچھ بھی نیا دیکھتا ہے اسی کے بارے میں کیا؟ کیوں؟ اور کیسے ؟ جیسے سوالات کرنے لگتا ہے اور اس طرح اپنے آس پاس کی چیزوں اور عناصر، عوامل کا علم حاصل کرتا ہے۔ تھوڑا اور بڑا ہونے پر اسے اسکول بھیجا جاتا ہے جہاں پر وہ مختلف مضامین کا علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف سرگرمیوں کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ عموماً سیکھنے کے عمل کو ہی اکتساب کہا جاتا ہے ہر شخص تجربوں سے سیکھتا ہے سیکھنے کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

1. "سیکھنا ترقی کرتے ہوئے طرز عمل کا نام ہے"(اسکنر)
2. "نئے علم اور نئے رد عمل کو حاصل کرنے کا عمل سیکھنے کا عمل ہے"(وڈورتھ)
3. "سیکھنا عادتوں علم اور وضع کا حاصل کرنا ہے"(کرو اور کرو)
4. "سیکھنا تجربہ اور تربیت کے ذریعے برتاؤ میں تبدیلی ہے"(گیٹس اور دیگر)
5. "سیکھنا برتاؤ میں تبدیلی کے ذریعے نظر آتا ہے جو تجربے کا نتیجہ ہوتا ہے"(کران بیک)
6. "طرز عمل میں کوئی ایسی تبدیلی جو تجربے کے نتیجے کی صورت میں ہوتی ہے اور جو انسانوں کو آگے آنے والے حالات کا خصوصیت سے سامنا کرنے میں مددگار ہوتی ہے اسے سیکھنا کہتے ہیں"۔

مندرجہ بالا تعریفوں سے یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ سیکھنے کے کچھ عمومی خصوصیات ہوتی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1. انسان پیدائش سے لے کر آخری سانس تک یعنی تمام عمر سیکھتا رہتا ہے۔
2. انسان سیکھ کر اپنے برتاؤ، خیالات، خواہشات اور جذبات میں تبدیلی کرتا ہے۔
3. سیکھنے کا عمل انسان تک محدود نہیں ہے چرند، پرند، کیڑے مکوڑے سب ہی سیکھتے ہیں۔
4. انسان اپنے روزانہ کے عمل اور تجربے سے کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے جس کے نتیجے میں اس کی جسمانی اور دماغی نشوونما ہوتی ہے۔
5. سیکھنا ماحول سے ربط قائم کرنے کے لیے ضروری ہے۔ سیکھ کر ہی انسان نئے حالات سے خود کو ہم آہنگ کرسکتا ہے۔
6. سیکھنا کوئی نیا کام کرنا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ نیا کام ایسا ہو جس سے کچھ سیکھا جاسکے۔
7. سیکھنا نئے اور پرانے تجربات کا مرکب ہے اور یہ عمل مستقل چلتا رہتا ہے۔
8. سیکھنے کا عمل بامقصد ہوتا ہے اور مقصد جتنا بلند ہوتا ہے سیکھنے کا عمل اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے۔
9. سیکھنے کے عمل میں عقل کا استعمال ضروری ہے اور اگر یہ عمل مستقل جاری نہ رہے تو سیکھنا نہیں کہا جاسکتا۔

10. سیکھنے کا عمل مستعد زندگی میں ممکن ہے بچہ اسی وقت سیکھتا ہے جب وہ چست ہو۔
11. سیکھنے کا عمل انفرادی طور پر بھی ہوتا ہے اور سماجی طور پر بھی ہوتا ہے۔
12. سیکھنے کے کام میں ماحول کا بہت اثر پڑتا ہے تعلیم یافتہ ماحول میں رہ کر بچہ اچھی باتیں سیکھتا ہے۔
13. سیکھنے کا وہ عمل زیادہ اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے جس میں کچھ نئی ایجاد ہو۔(جدید تعلیمی نفسیات از پروفیسر محمد شریف خان 2002)

اگر ہم بہ نظر غائر ماہرین نفسیات کے خیالات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ بنیادی طور پر اکتساب کا اطلاق کردار میں تبدیلی (کردار میں تغیر) پر ہوتا ہے جو اکتسابی تجربے کے دوران سیکھنے والے کے کردار میں واقع ہوتی ہے۔ نیز اکتساب میں ایک طرح کا دہرا عمل پایا جاتا ہے جس کے دونوں جز ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہے۔

فرق اور تمیز پر مبنی عمل (Differentiation) یعنی یہ کل کو اجزاء اور حصوں میں بانٹنے کا عمل ہے۔

امتزاجی عمل (Integration) یعنی یہ اجزاء کو جوڑ کر ایک نیا کل (New Whole) بنانے کا عمل ہے۔

اکتساب کا کوئی منشا یا مقصد ہوتا ہے سیکھنے کا عمل ایک متحرک عمل ہے اکتساب ایک تخلیقی عمل ہے اکتساب صرف سابقہ تجربات کی تشکیل نہیں یہ سیکھنے والے کے علم اور تجربات کا ترجیحی طور پر تخلیقی امتزاج (Creative Syesis) ہوتا ہے۔

ان معنوں میں اکتسابی علم اور تجربے کی تشکیل نو ہے اور اس کا مقصد اعلیٰ سطح کی سوچ ہے جسے ہم تخلیقی سوچ کہتے ہیں۔ یہاں تخلیقی سوچ کو قطعی مخصوص اصطلاحی معنوں میں استعمال نہیں کیا جارہا ہے بلکہ یہ ایک سادہ ذہنی عمل کی طرف نشاندہی ہے۔ کروابنڈ کرونے اس کیفیت کو یوں بیان کیا کہ تنقیدی سوچ کے عمل میں یہ باتیں شامل ہوتی ہیں۔

سمت(Direction): اس عمل میں سیکھنے والے کی توجہ اور دلچسپی منزل مقصود کی طرف اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

تعبیر(Interpretation): اس عمل کے دوران سیکھنے والا اپنی دستیاب معلومات کے درمیان تعلق کو ذہنی طور پر سمجھتا ہے۔

انتخاب(Selection): اس عمل کے دوران سیکھنے والا اپنی ان گزشتہ سیکھے ہوئے تجربات کی بازیافت کرتا ہے جو نئی صورتحال کو سمجھنے میں اس کی مدد کر سکتے ہیں۔

بصیرت(Insight): اس عمل کے دوران سیکھنے والا نئے تجربات کے مابین تعلقات کی نوعیت کی شناخت کرتا ہے۔

تخلیق(Creation): یہ ترتیب نو کے ذریعے ذہنی تشکیل سے متعلق عمل ہے۔

تنقید(Criticism): سہل اور قابل عمل حل کے ارتقائی مراحل کے دوران ذہنی تشکیل نو ہوتی ہے۔

سیکھنے کا عمل قابل منتقل ہوتا ہے۔ فلیمنگ کا VAK/VARK ماڈل سیکھنے کے طریقوں (style) کی درجہ بندی کے لیے استعمال ہونے والے مقبول ماڈلز میں سے ایک ہے۔ یہ ماڈل نیل فلیمنگ نے پیش کیا اس کی ابتدائی شکل میں اسے VAK ماڈل کے طور پر متعارف کروایا گیا VAK کا مطلب ہے Visual بصری، Auditory سمعی اور Kinesthetic حرکی اس ماڈل کے مطابق افراد کے سیکھنے کے انداز کو عام طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

بصری طرز (Visual Learning Style)، سمعی (Auditory Learning Style)، حرکی طرز (Kinesthetic Learning Style)

بعد ازاں فلیمنگ کے ماڈل کو VARK ماڈل میں تبدیل کر دیا گیا جس میں سیکھنے کے طرزوں کو بصری (Visual)، سمعی (Auditory)، پڑھنا لکھنا (Read & Write) اور حرکی (Kinesthetic) میں تقسیم کیا گیا۔ اس ماڈل میں VARK کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

(تصاویر کے ذریعے سیکھنا)	Visual Style	(V)
(سننے کے ذریعے سیکھنا)	Auditory Style	(A)
(متن مواد کے ذریعے سیکھنا)	Read/ Write Style	(R)
(عملی اور حرکی طریقہ سے سیکھنا)	Kinesthetic Learning Style	(K)

(Learning and Teaching, S. K Mangal, Shubhra Mangal, 2023)

بصری اکتسابی حکمت عملی پر مختصر روشنی ڈالتے ہیں۔

بصری اکتساب اس انداز میں سیکھنے کو بیان کرتا ہے جس میں سیکھنے والے دیکھ کر سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بصری اشاروں جیسے کہ تصاویر، خاکے اور چارٹس کے ذریعے معلومات کو زیادہ بہتر انداز میں سمجھتے ہیں۔ اس طریقے کار سے سیکھنے والے اچھے مشاہدہ کار ہوتے ہیں، ابتدا سے ہی وہ روشنیوں، رنگوں اور حرکت کرنے والی چیزوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ نتیجتاً وہ بصری پیشکش، گرافکس، کتابیں پڑھنے یا تصاویر دیکھنے سے زیادہ بہتر سیکھتے ہیں۔ وہ سائنسی اصولوں کو جانچنے کے بجائے کسی تجربے کو دیکھ کر زیادہ سیکھتے ہیں کلاس میں بصری سیکھنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ استاد انہیں نقشے، تصاویر یا چارٹس، بلیک بورڈ، حقیقی اشیاء، نمونے، پوسٹر، ٹیلی ویژن، ویڈیو، فلم، کمپیوٹر، پروجیکٹر کے ذریعے موضوع سمجھائے تاکہ وہ توجہ مرکوز کر سکیں۔

آج کی تعلیم طلبہ مرکوز تعلیم ہے اس تعلیمی نظام میں طلبہ کے نفسیات، دلچسپی اور ان کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر تعلیم دی جاتی ہے۔ کمرے جماعت میں درس و تدریس کا عمل موثر اور دلچسپ بنانے کے لیے طلبہ کو ان کی عمر، ذہانت، دلچسپی کے مطابق تدریسی آلات کا استعمال کرنا اس کو دیرپا بناتا ہے۔

طلبہ کو ان کی ضروریات کے مطابق تدریسی آلات کے ذریعے دی گئی تعلیم بہت ہی پائیدار ہوتی ہے اور طلبہ کے ذہن پر اس کا نقش دیر تک قائم رہتا ہے۔

بصری اکتسابی طریقوں سے سیکھنے والے طلبہ کو اسی مناسبت سے امدادی آلات مہیا کرائے جائیں تو سبق کو آسان واضح اور سہل ترین بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے پڑتی ہے کیونکہ اس کے ذریعے طلبہ کے دلوں میں تدریس سے متعلق ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے کم وقت میں طلبہ کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے میں کامیابی ملتی ہے۔ کمرہ جماعت میں طلبہ کو سبق کی طرف آمادہ کرنے میں بصری آلات کافی معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے طلبہ میں رٹ کر پڑھنے کی عادت کم ہوتی ہے اور سوچ و فکر اور غور کرنے کی عادت کو فروغ ملتا ہے۔ الفاظ و تصورات کو سمجھنے میں بھی سہولت ملتی ہے کوئی بھی نئی چیز اگر انسان کے سامنے لائی جائے تو اسے دیکھنے کی نفسیاتی طور پر جستجو پیدا ہو جاتی ہے۔ بصری الات اکتسابی عمل کو آسان اور پر کشش بناتے ہیں۔ اصطلاحات اور مجرد تصورات کو بڑی اچھی طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔ طلبہ میں خود اکتسابی اور تعمیری صلاحیتوں کو ابھارا جا سکتا ہے۔ بچے کوئی بھی مضمون اچھے طریقے سے اور آسانی کے ساتھ سیکھ پاتے ہیں۔ جس سے ان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔ تعلیمی مسائل حل کرنے میں مدد کرتے ہیں تدریسی آلات طلبہ کے لیے محرکہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ان کو چاق و چوبند بنا دیتے ہیں۔ بچوں کے اندر جستجو تجسس پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیمی سرگرمیوں کو فروغ ملتا ہے۔

سیکھنے کے عمل میں بصری اکتسابی حکمت عملیوں کی ضرورت اور اہمیت کے حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حکمت عملی نہ صرف علم حاصل کرنے کے عمل کو آسان اور موثر بناتی ہے بلکہ طالب علم کے لیے سیکھنے کے عمل کو دلچسپ اور یادگار بھی بناتی ہے۔ بصری وسائل جیسے نقشے، چارٹ، تصاویر، گراف وغیرہ طلبہ کی توجہ مرکوز کرنے اور پیچیدہ معلومات کو سادہ انداز میں سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ حکمت عملی طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے، تجزیاتی سوچ کو فروغ دینے اور عملی زندگی میں مسائل کو حل کی صلاحیت کو بہتر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے تعلیمی نظام میں بصری اکتسابی حکمت عملیوں کو پروان چڑھانا ضروری ہے تاکہ طلبہ میں صلاحیتوں کو فروغ مل سکے۔

آج کا طالب علم الجھن، خلفشار اور پریشانی کا شکار ہے دور جدید کے طلبہ کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے اساتذہ کو ایک منصوبہ ساز (Planner)، وسائل سے لیس ڈیجیٹل رہبر، مہندس (Digital Instructor) ٹیکنالوجی سے محبت کرنے والا تاحیات (Digital Learner) اور ایک حقیقی پیش گو کی طرح اپنے فرائض کو ادا کرنا چاہیے۔ طلبہ کی تعلیمی ضروریات و خصوصیات کی تکمیل اور انہیں مطلوب مہارتوں سے لیس کرنے کے لیے اساتذہ لازمی طور پر کمپیوٹر خانگی (Computer Literacy) حاصل کریں۔ اس کے علاوہ صوتی و بصری اکتسابی مواد کی تخلیق پر توجہ دیں تعلیمی ویڈیوز میں عبارت کے علاوہ تمام متعامل انٹریکٹو مواد جیسے صوت آواز صورت (Image) حرکت پذیری (Animation) اور ترسیمی وضاحتیں (Graphics) شامل ہوتے ہیں۔ دراصل یہ وہ اجزاء ہیں جو جدید سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سماجی رابطے کے ذرائع جیسے فیس بک واٹس ایپ انسٹاگرام وغیرہ کو مقبول بناتے ہیں اور اسی وجہ سے طلبہ انہیں پسند بھی کرتے ہیں۔

References

1. Agerwal, J. C. (1995). Essentials of educational psychology. Vikas Publishing House Private Limited.
2. Bhatia, H. R. (1977). A textbook of educational psychology. Macmillan.
3. Bigge, L. M. (1982). Learning theories for teachers. Harper & Row Publishers.
4. Cotton, J. (1995). The theory of learning: An introduction. Kogan Page Limited.
5. DeCecco, J. P. (1970). The psychology of learning and instruction. Prentice Hall of India Private Limited.
6. Hill, F. W. (1990). Learning: A survey of psychological interpretation (5th ed.). Harper & Row Publishers.
7. Kundu, C. L., & Tutoo, D. N. (1988). Educational psychology. Sterling Publications.
8. Ramsden, P. (1988). Improving learning: New perspectives. Kogan Page Limited.
9. Tahir, F. (2019, April 4). Farooq Tahir 50. Jasarat Blog.
10. Lucidspark. (n.d.). Visual teaching strategies to improve learning. Lucidspark Blog.
11. Grove Eye Care. (n.d.). Why visual learning is important in school. Grove Eye Care Blog.